بلوچستان کی منتخب علاقائی زبانوں اور اردو میں لکھی جانے والی کتب حدیث وسیرت کا اجمالی جائزہ

An Overview of Some Selected Books of Hadith and Sirah Written in the Regional languages of Balochistan and Urdu

*ڈاکٹر شبیر احمد

**شہاب نعمت خان

Abstract

The services rendered by the Islamic scholars of Balochistan in development and propagation of publication of Holy Quran and Sunnah, abnegation of wrongful ideologies and religious thoughts and support of rightful Maslak as well as fighting the evils of Shirk, Bid'at and Muhaddisat have always been one of the most favorite chapters for Islamic interpreters. In this Chapter, a precise analysis of the eight books written in Urdu and local languages in Balochistan has been presented. In addition to this an overview of each book has been made in such a way to specify their level of research and knowledge. The article aims to highlight the efforts of scholars who lived in Balochistan and scribed books related to Islam. The conclusion incorporates the main theme of those books.

Key words: *Dawat, Tabligh, Research, Translation.*

بلوچستان کے علماء دین نے اسلام کی سربلندی ، اشاعت اور حدیث کے سلسلے میں جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ تاریخ میں ایک سنہری باب ہے۔ یہاں کے علمائے کرام نے اپنی استطاعت کے مطابق مقامی زبان میں مختلف کتابیں لکھیں ہیں۔اسی طرح سے سیرت طیبہ اور اس کے مختلف گوشوں پر اہل بلوچستان کی تصانیف بھی بے شمار ہیں، جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے ذیل میں چند کتاب کا مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

کتاب الحدیث

مؤلف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر

*اسسٹنٹ پروفیسر ،شعبہ اسلامیات، بیوٹمز یونیورسٹی، کوئٹہ

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات ،بیوٹمز یونیورسٹی کوئٹہ

ڈاکٹر انعام الحق کوثر بلوچستان کے ممتاز ادیب اور محقق ہیں۔آپ کی بے شمار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔آپ کی زیادہ تر کتابیں بلوچستان سے منسوب ہیں۔ بلوچستان کے باشندوں کی ثقافت کا احوال بیان کرتے ہوئے اُنھوں نے اس علاقے کے لوگوں کے رہن سہن ،رسوم و رواج کو جس مہارت،صداقت اور خلوص سے الفاظ کے سانچے میں ڈھالا ہے، وہ ان کا بہت بڑا اعزاز و امتیاز ہے۔پروفیسر کلیم اللہ زائد ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے متعلق لکھتے ہیں:

"بلوچستان کے ممتاز ادیب اور دانش ور ڈاکٹر انعام الحق کوثر 1931 میں پیدا ہوئے۔ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی زندگی کا زیادہ عرصہ پاکستان کے صوبہ بلو چستان میں گزرا ،اس لیے ان کی تخلیقی ،تنقیدی اور تحقیقی فعالیتوں کا محور بلوچستان ہی رہا۔بلوچستان کی قدیم تاریخ ،تہذیب و تمدن ،ثقافت اورمعاشرت ،علم و ادب اور فنون لطیفہ کی تحقیق پر انھوں نے توجہ مرکوز رکھی۔ان کی تخلیقی کامرانیوں نے بلوچستان اور اس علاقے کے باشندوں کو خود اپنی نظروں میں معزز و مفتخر کر دیا۔تاریخ کے مختلف ادوار میں بلو چستان کی علمی ،ادبی ،سماجی ،سیاسی اور معاشرتی زندگی کے جملہ نشیب و فراز ان کی تحریروں میں ایک شان دل ربائی کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔بلوچستان کے بارے میں ان کی گل افشانی گفتار نے انھیں جو ممتا ز و منفرد مقام عطا کیا اسے ان کا بہت بڑا اعزاز و امتیاز سمجھا جاتا ہے [1]۔"

نمونہ تحریر

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے فرمایا:

"وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُنَّتِهِ فَقَالَ :الْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِي وَالْعَقْلُ أَصْلُ دِينِي وَالْحُبُّ أَسَاسِي وَالشَّوْقُ مركبي وَذِكْرُ اللَّهِ أَنِيسِي وَالثِّقَةُ كَنْزِي وَالْحُزْنُ رَفِيقِي وَالْعِلْمُ سِلَاحِي وَالصَّبْرُ رِدَائِي وَالرِّضَاءُ غَنِيمَتِي وَالْعَجْزُ فَخْرِي وَالزُّهْدُ حِرْفَتِي وَالْيَقِينُ قُوتِي وَالصِّدْقُ شَفِيعِي وَالطَّاعَةُ حَسْبِي وَالْجِهَادُ خُلُقِي وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ-"[2]-

ترجمہ : "میرا راس المال (اصل سرمایہ) تو معرفت ہے۔میرے دین کی جڑ عقل ہے۔ میری بنیاد محبت ہے۔میری سوری شوق ہے۔میرا انیس ذکر الٰہی ہے۔میرا خزانہ اعتماد پر خدا

ہے۔میرا ساتھی غم دل ہے۔میرا ہتھیار علم ہے۔میرا لباس صبر ہے۔میرا مال رضائے الٰہی ہے۔میرا فخر عجز بدر گاہ ربانیہ ہے۔میرا پیشہ زہد ہے۔میری خوراک یقین ہے۔میرا شفیع صدق ہے۔میرا اندوختہ اطاعت الٰہی ہے۔میرا خلق جہاد ہے۔میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"[3]

مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو پیش کیا گیا ہے۔ اس حدیث کا ترجمہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب نے اپنے ادبی انداز میں کیا ہے اور نمبر وار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتوں کو اجا گر کیا ہے۔

کتاب چہل حدیث (مترجم اردو)

مترجم: مولانا غلام اللہ خارانی

مولانا غلام اللہ خارانی کا تعلق بلوچستان کے ضلع خاران سے ہے۔آپ بے شمار تصانیف کے مصنف ہیں۔آپ کی زیادہ تر تالیفات بلوچستان کی مقامی زبانوں میں ہیں۔پروفیسر کلیم اللہ زاہد بلوچ آپ کے اور اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

مولانا غلام اللہ خارانی ضلع خاران کے باشندے ہیں، آپ نے خاران شہر میں ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر علوم اسلامیہ کی خاطر سندھ کا رخ کیا اور اپنے علوم میں اضافہ کرتے رہے۔زیر نظر کتاب اسم با سمیٰ ہے اس میں چہل حدیث کا ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔ بلوچستان کی تمام مقامی زبانوں۔ بلوچی۔ براہوئی۔پشتو میں چہل حدیث کے تراجم اور تشریحات ہوئی ہیں۔کتاب ہذا چہل حدیث، علماء کرام کی فضیلت، توحید اور رسالت وغیرہ کے مضامین پر مشتمل ہے۔کتاب میں احادیث کا ترجمہ بامحاورہ اور تشریح سلیس اور آسان اردو میں کی گئی ہے۔[4]

زیر نظر کتاب مولانا غلام اللہ خارانیؒ کی ہے جس میں انہوں نے علماء کرام کی فضیلت ، مقام و مرتبہ ، توحید، رسالت وغیرہ مضامین پر مشتمل آنحضرتؐ کی چالیس احادیث مبارکہ کو قلم بند کیا ہے اور پھر ان کا ترجمہ و تشریح کی ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احادیث کا با محاورہ ترجمہ وتشریح عام فہم اور سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔نیز مذکورہ کتاب اردو کے علاوہ علاقائی زبانوں پشتو ، بلوچی اور براہوئی میں بھی دستیاب ہے۔

کتاب : تقریر مشکوۃ ثانی (قلمی)

مصنف :پروفیسر کلیم اللہ زاہد بلوچ

پروفیسر کلیم اللہ زاہد بلوچ کا تعلق بلوچستان کی تحصیل منگوچر ضلع قلات سے ہے۔آپ ایم اے اسلامیات کے علاوہ براہوئی زبان میں ایم اے فاضل بھی ہیں۔آپ گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ کے شعبہ اسلامیات میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبد الرحمان کرد آپ کی کتاب "تقریر مشکوۃ الثانی" کی خصوصیات کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔

> "آپ نے اپنی کتاب تقریر مشکوۃ ثانی میں احادیث کی تشریح و توضیح کی ہے۔تشریح کرنے کا انداز کچھ یوں ہے کہ مصنف پہلے حدیث شریف کا متن نقل کرتے ہیں،اس کے بعد اس کا ترجمہ، پھرحدیث میں فقہی مسائل پر ائمہ اربعہ کا موقف بیان کرنے کے بعد حنفی مذہب کے حق میں دلائل کی روشنی میں مسائل کا احاطہ کیا جاتا ہے اور آخر میں وجہ ترجیح کو عمدہ پیرائے میں بیان کرنے کے بعد قاری پر فیصلہ چھوڑ دیا جاتا ہے"۔[5]

نمونہ تحریر

> " نماز دین کا ستون ہے۔نماز جنت کی کنجی ہے۔نماز مومن کی معراج ہے۔نماز سرکار اعظم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔نماز کے ترک کرنے سے رحمت اللہ ختم ہو جاتی ہے وہ جہنم میں چلے جائیں گے۔"[6]

مذکورہ بالا اقتباس میں نماز کی اہمیت بیان کی گئی ہے کہ ایک مسلمان پر پانچ اوقات کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔نیز اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی باشعور مسلمان سے مخفی نہیں ہے، نماز ہر عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہے اور ساری عبادتیں جو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں ان میں یہی عبادت سب سے زیادہ اہم ہے۔ نماز تحفۂ معراج ہے۔ نماز مومنین کی معراج ہے۔ نماز ایمان کی علامت ہے۔ نماز پڑھنے سے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں، جن کا شمار ہم سے نا ممکن ہے۔

کتاب : اربعین عینی

مصنف : ڈاکٹر حکیم ابو یحیٰ محمد قاسم عینی بلوچ

ڈاکٹر حکیم ابو یحیٰ محمد قاسم عینی بلوچ صوبہ بلوچستان کے ضلع خاران کے باشندے ہیں۔آپ کی تالیفات میں "اربعین عینی" ایک اہم تالیف ہے ۔زیر نظر کتاب میں چالیس احادیث مختلف ابواب کے تحت تحریر ہیں۔ متن احادیث کا بلوچی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

کتاب میں شامل مضامین کی فہرست درج ذیل ہیں۔

"خطبة الكتاب، الباب الاول فی فضل رسول الله، الباب الثانی فی فضل القرآن الحكيم، الباب الثالث فی فضل الاسلام، الباب الرابع فی فضل كلمة الشهادة، الباب الخامس فی فضل كلمة التسبيح، الباب السادس فی فضل التحميد لله تعالیٰ ، الباب السابع فی فضل العلم والعلماء ، الباب الثامن فی فضل الوضو، الباب االتاسع فی فضل الاذان، الباب العاشر فی فضل صلوٰة الجماعة،، فی فضل اسماء الله الحسنی، جمعه نماز، اشراق، درود شريف،تعمير مسجد، مسجد میں نماز ادا کرنا، صوم رمضان، نفلی نماز، ليلة القدر، عاشوره،انفاق، بال بچوں پر سخاوت ،دعا، جهاد، نكاح، تجارت، زراعت،، عيادت مريض، استغفار، فضل اسماء الله ،الخاتمة فی فضل اوليا ء الله تعالیٰ-"7

مذکورہ کتاب اربعین عینی درحقیقت چالیس ابواب پر مشتمل ایک کتابچہ ہے جس میں مختلف ابواب کے تحت ذکر کی گئی تمام احادیث کے متون کا بلوچی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔کتاب میں نکاح ،تجارت، زراعت، سمیت روزہ مرہ معاملاتِ زندگی اور اس کے علاوہ نماز باجماعت، اشراق، صومِ رمضان، و دیگر عبادات کے فضائل میں احادیث تحریر ہیں۔مؤلفِ کتاب نے عام سطح کے قاری کو مدِ نظر رکھ کر اہم اسلامی احکام کو نہایت ہی عام فہم اورسادہ اسلوب میں زیبِ قرطاس کیا ہے۔

کتاب:چشمہ کوثر(منظوم)

مصنف:پروفیسر آغاصادق حسین

آغا صادق حسین مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ گورنمنٹ کالج کوئٹہ میں فارسی پڑھانے پر مامور ہوئے اور زندگی بھر درس وتدریس کے ساتھ ساتھ شعر وادب کی خدمت کرتے رہے۔پروفیسر کلیم اللہ زاہد آپ کے ابتدائی حالات زندگی کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

"اردو و فارسی کے ممتاز شاعر و ادیب پروفیسر آغا صادق حسین صادق، 20 دسمبر 1909ءکو ڈیرہ سیداں متصل سلطان پور لودھی (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ملازمت کی سلسلے میں 1943ء میں کوئٹہ آئے۔بلوچستان میں محکمہ تعلیم سے منسلک رہے۔اور ہمیشہ کے لئے یہاں سکونت اختیار کی یکم جولائی 1977ء کو آغا صادق کا کوئٹہ میں انتقال ہوا اور یہیں انہیں سپرد خاک کیا گیا۔آپ کوئٹہ میں ادبی تنظیموں کے روح رواں تھے"۔ [8]

بلوچستان میں اردو ادب کی ترقی میں آپ کا انتہائی اہم کردار رہا ہے۔زیر نظر کتاب میں آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔کتاب میں شامل مضامین کی فہرست درج ذیل ہے۔

"زمزمہ نعت ، میلاد اعظم ،شب معراج ،رموزنام محمد، نعت ، منقبتیں ،نعت سہل ممتنع [9]"۔

ذیل میں" کتاب چشمہ کوثر "سے چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں :

نسبت ہے دل کو سرورعالی مقام سے
ذرے کو جیسے ربط ہو ماہ تمام سے

تیرے پیام کی تعمیر کا ہے
صدقہ کہ لے رہا ہے زمانہ
پھر اک انگڑائی نسبت رخ اقدس سے
مہ ومہر کو صادق اے تو یہ کہاں مہر کہاں ماہ کہاں آپ"[10]

آپ بلوچستان کے ایک نامور شاعر ادیب تھے۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر آپ کی تصانیف و تالیفات کے متعلق یوں رقم طراز ہیں:

"1977 میں میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کے اردو اور فارسی کے 24 منظوم و منثور مجموعے زیور طبع سے آراستہ ہوئے۔"[11]

مذکورہ کتاب میں آنحضرت ﷺ کی شان میں ہدیہ نعت بڑے خوب صورت اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ زبان عام فہم اور اسلوب بیان سادہ ہے۔

کتاب: سیرت پاک کی خوشبو

مؤلف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر

زیر نظر کتاب ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی تصنیف ہے۔ آپ کا اصل نام محمد انعام الحق ہے، جبکہ انعام الحق کوثر کے نام سے آپ معروف ہیں۔ آپ مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے بعد میں ملازمت کے سلسلے میں کوئٹہ منتقل ہوئے اور مستقل سکونت یہی اختیار کر لی۔ بلوچستان میں آپ واحد ادیب ہیں جو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق کثیر التعداد تالیفات کے مصنف ہیں۔ زیر نظر کتاب سیرت کے موضوع پر لکھی گئی ہے جس میں آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب میں شامل مضامین کی فہرست ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں:

"1۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کوثر 2۔ احترام بچہ 3۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت، اصلاح معاشرہ کا ایک گوشہ، عفو و درگزر، 4۔ انسانی حقوق اور تعلیمات نبوی ﷺ 5۔ داعیان الی الخیر کی شخصیت کردار اور اوصاف 6۔ موجودہ حالات میں نظام مصطفی ﷺ کا نفاذ اور عملی تجاویز 7۔ سیرت پاک ﷺ کا فیضان بلوچستان میں 8۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تاجر کی حیثیت سے 9۔ سرور کائنات ﷺ بحیثیت داعی امن واخوت 10۔ حضور پاک سرور کائنات ﷺ کا نظام عدل 11۔ حضور پاک ﷺ بحیثیت امن عالم کے نقیب 12۔ اسلامی فلاحی مملکت اور اس کے قیام کے لیے عملی تجاویز اسوہ حسنہ کی روشنی میں۔ [12]

نمونہ تحریر

مذکورہ کتاب "سیرت پاک کی خوشبو" سے ذیل میں نمونہ کے طور پر ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

"قرآن پاک میں آپ ﷺ کا اسم گرامی بطور منادی نہیں پکارا گیا بلکہ بطور کنایہ یا ایھا النبی، یا ایھا الرسول، یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر سے یاد کیا گیا ذکر حبیب ﷺ کی یہ سربلندی تاریخی ادوار اور جغرافیائی قیود، و ملل کی تقسیم، رنگ و نسل کی تفریق اور زبان وادب کے پیمانوں سے بہت زیادہ بالا ہے خدائے قدوس وحدہ لاشریک کی حمد کے بعد دنیا بھر میں جس ہستی کی سب سے زیادہ تعریف وتوصیف بیان ہوئی ہے وہ حضور پاک سرور کائنات ﷺ کی ذات والاصفات ہی ہے۔" [13]

پروفیسر کلیم اللہ زاہد بلوچ ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے متعلق لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر انعام الحق کوثر بلوچستان کے ممتاز اور مایہ ناز محقق ہیں۔ آپ کی بے شمار کتابیں چھپ کر منظر عام آچکی ہیں۔ آپ کی زیادہ تر کتابیں بلوچستان سے منسوب ہیں۔" [14]

زیر نظر کتاب "سیرت پاک کی خوشبو" میں دیگر سیرت نگاروں کے برعکس ایک اچھوتا اسلوب تحریر اختیار کیا گیا ہے۔ سمندر کو کوزے میں بند کرتے ہوئے مصنف نے نہایت خوبصورت انداز میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کا معاشرے کے امن وامان، عدل وانصاف۔ حقوق وفرائض، اسلامی فلاحی ریاست کے قیام، اخوت وبھائی چارگی اور لین دین کے تناظر میں موازنہ کرتے ہوئے انتہائی دلآویز اور مؤثر پیرائے میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت پاک کو بیان کیا ہے۔

کتاب: نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں

مصنف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر

ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ زیر نظر کتاب میں بلوچستان کی مقامی زبانوں اردو، فارسی، پشتوں، بلوچی، براہوی زبان میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور ان کے مصنفین کا مختصر تعارف عام فہم سلیس زبان اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں شامل مضامین کی فہرست ذیل میں پیش کی جارہی ہے:

"باب اول بلوچستان کا جغرافیائی اور تہذیبی پس منظر؛ اسلام کی آمد اور اس کے اثرات، باب دوم براہوی کتب اور نعت گوئی، باب سوم بلوچی کتب اور نعت گوئی، باب چہارم پشتو کے نعت گو شعراء، باب پنجم فارسی گو شعرا کا نعتیہ کلام، باب ششم اردو نعت گوئی اور چند متعلقہ کتب، باب ہفتم بلوچستان میں نعتیہ

مشاعرے عید میلاد النبی اور دینی اداروں میں میلاد کی تقریبات، اخبارات اور رسائل کے سیرت نمبر، ریڈیو، ٹی وی کے پروگرام۔اختتامیہ، بلوچستان میں موجودہ دینی مدارس (ضلع وار)۔کتابیات، انتساب جناب حکیم محمد سعید کے نام۔"[15]

نمونہ تحریر

ذیل میں کتاب سے نمونے کے طور پر ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

"باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شافع چنا، جس کی وجہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ میں نے اس دنیا میں آپ جیسا نہیں دیکھا محمد میری آنکھوں کے نور ہیں، آپ دونوں جہاں کے مالک ہیں، آپ لاورثوں کے وارث ہیں۔"[16]

زیر نظر کتاب "نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں" گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔صاحب کتاب نے بلوچستان کی مقامی زبانوں میں لکھی جانی والی کتُب کے مصنف شعراء کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔انداز تحریر عام فہم اور سادہ ہے۔نیز بلوچستان کے مشہور مدارس کی فہرست دی گئی ہے۔کتاب کے اعزاز کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کے مصنف کو سیرت کا صدارتی ایوارڈ مل چکا ہے۔

کتاب: دین کی باتیں حصہ سوئم (یعنی معجزات نبوی ﷺ)

مصنف: مولوی عبدالشکور طوروی

زیر نظر کتاب کے مصنف مولوی عبدالشکور طوروی صوبہ خیبر پختون خواہ میں پیدا ہوئے بعد میں ملازمت کے کے سلسلے میں کوئٹہ تشریف لائے اور یہی تاحیات رہے۔آپ اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ میں بطور استاد بھی رہے اور ساتھ ساتھ جامع مسجد کوئٹہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔1980 میں آپ اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئے۔کتاب ھذا میں آپ ﷺ کے معجزات کا ذکر پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں شامل مضمون کی فہرست درج ذیل ہیں۔

"کھجور کے خوشہ کا چلنا، درخت سے آواز آنا، چھوٹی سی بکری کا دودھ دینا، جانوروں کا سجدہ کرنا، جانور کا خدمت اقدس میں شکایت کرنا، شیر خدا (علی کرم اللہ وجہ) کی آنکھوں کا اچھا ہونا، شق القمر، ستون خانہ کا رونا، اشارے سے بتوں کا گرانا، درختوں کا چلنا، اندھے کا اچھا ہونا، کھانے کا اضافہ، بارش برسنا، گھوڑوں

کے پاؤں کا دھنس جانا، خوراک میں برکت، دودھ کے پیالے میں برکت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری ہونا۔ "[17]

نمونہ تحریر

نمونہ تحریر پیش خدمت ہے:

"ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا۔اس نے عرض کیا کہ یہ مجھے کیونکر یقین ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اگر میں اس کھجور کے خوشہ کو ہلالوں اور وہ میرے پاس آجائے تو تم میری نبوت کی شہادت دوگے ؟اس نے کہا: ہاں۔"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خوشہ کو ہلایا چناچہ وہ درخت سے اتر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے واپس گیا۔اعرابی یہ واقعہ دیکھ کر فوراً آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں گرا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا۔"[18]

زیر نظر کتاب دین کی باتیں حصہ سوئم (یعنی معجزات نبوی ﷺ) مولوی عبدالشکور طوروی کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے اہم معجزات کو عام فہم اور سلیس زبان میں تحریر کیا ہے۔کتاب کے مطالعے سے دل میں عشق رسول پیدا ہوتا ہے۔کتاب کے آخری حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشن گوئیوں کی تفصیلات فراہم کی گئی ہے۔اور اسی طرح معجزات اور پیشن گوئیوں کا ذکر کر کے صحیحین سے ان کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

خلاصۃ البحث

بلوچستان کے علمائے کرام نے قرآن و حدیث اور سیرت کی نشر و اشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ان کی علمی خدمات اور ان کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج بلوچستان کے کونے کونے میں حلقہ ہائے درس وتدریس قائم ہیں۔یہاں کے علماء کرام نے ایک طرف مسلمانوں کی اعتقادی و عملی گمراہیوں کو ختم کرنے کے لئے جہاں تبلیغ وتدریس کے ذریعے اسلام کی سچی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا۔وہاں تصنیف کے ذریعہ بلوچستان کی علمی تحریک میں جان ڈال دی۔اس مضمون کا خلاصہ مندرجہ ذیل نقاط میں بیان کر دیا گیا ہے:

ا۔کتاب الحدیث،اس کتاب کے مولف ڈاکٹر انعام الحق کوثر ہیں اور اس کتاب میں انہوں نے احادیث اور ان کا اپنے ادبی انداز میں ترجمہ پیش کیا ہے۔

۲۔ کتاب چہل حدیث (مترجم اردو) یہ کتاب مولانا غلام اللہ خارانی کی تصنیف ہے، جس میں انہوں نے چالیس احادیث توحید ورسالت وغیرہ سے متعلق ذکر کی ہیں اور ان کا ترجمہ و تشریح سلیس اردو میں تحریر فرمایا ہے اور مختلف علاقائی زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

۳۔ کتاب تقریر مشکوٰۃ ثانی (قلمی) اس کے مصنف پروفیسر کلیم اللہ زاہد بلوچ صاحب ہیں۔ اس میں انہوں نے مشکوۃ کی احادیث کا ترجمہ اور تشریح ذکر کی ہے اور احادیث سے متعلق ائمہ اربعہ کے مواقف بھی ذکر کیے ہیں اور فقہ حنفی کے دلائل بڑے شدومد کے ساتھ بیان کیے ہیں۔

۴۔ کتاب اربعین عینی یہ ڈاکٹر حکیم ابو یحیٰ محمد قاسم عینی بلوچ کی تصنیف ہیں جس میں انہوں نے چالیس ابواب پر قائم کیے ہیں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق احادیث کا ترجمہ بلوچی زبان میں کیا ہے۔

۵۔ کتاب: چشمہ کوثر (منظوم) اس کتاب میں پروفیسر آغا صادق حسین نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

۶۔ کتاب سیرت پاک کی خوشبو، اس کتاب میں مؤلف ڈاکٹر انعام الحق کوثر سیرت طیبہ کو ایک اچھوتے انداز میں بیان کیا ہے۔

۷۔ کتاب: نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، اس تصنیف میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے بلوچستان کی مقامی زبانوں اردو، فارسی، پشتوں، بلوچی، براہوی زبان میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور ان کے مصنفین کا مختصر تعارف عام فہم سلیس زبان اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے

۸۔ کتاب: دین کی باتیں حصہ سوئم (یعنی معجزات نبوی ﷺ) اس کتاب میں مولوی عبدالشکور طوروی صاحب نے آپ ﷺ کے معجزات کا ذکر پیش کیا گیا ہے۔

Refrences

[1] Zāhid,kalimullah,prof,Balochistan me bīswein ṣadī me likhī jane walī islami kutub ka jāiza,phD thesis,non published,sindth university,jamshoro,1997,pg:147

[2]Al nisāī,abū Abd al raḥmān Aḥmad bin Shuaib al imām,sunan nisāi,maktaba almatbu'āt al islāmia Ḥalab 1986,chapter Ḥub al nisa,Ḥadith 3942,vol7,pg:61

3kosar,In'ām al Haq,Dr,kitab al Ḥadith,sirat Acedemy,1272 block setelite town koeta ,Balochistan,pg:1

[4]Balochistan me bīswein ṣadī me likhī jane walī islami kutub ka jāiza,pg:105

[5]Abid:5127

[6]Zāhid ,kalimullh ,prof,taqrīr mishkāt sanī,pg:686

[7]'Ainī baloch,Ḥakīm abū yaḥyā Muḥammad Qās Dr,Arba'in

[8]'Aini,bacloch academy koeta,pg:6

Balochistan me bīswein ṣadī me likhī jane walī islami kutub ka jāiza,pg:8108

[9]Aagha,Sadiq hussain,prof,chasma koser,Multan matba electric press1386,pg:93

[10]Abid:109

[11]Nabī karīm kā zikr Mubārak Balochistan me,pg:11215

[12]Kosar,ināmul haq,Dr,sirat pāk kī Khushbū,nashād publishers,post box 197koeta,121993,pg:5

[13]Abid: 1312

[14]Balochistan me bīswein ṣadī me likhī jane walī islami kutub ka jāiza,pg:105

[15]Nabī karīm kā zikr Mubārak Balochistan me,pg:1678

[16]Abid:1678

[17]Torovī,Abd al shakūr,Molvī,den kī bātain,vol 3rd pg:17

[18]Abid:1835